روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 22 جون 2012ء یکم شعبان 1433 ہجری 22/احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 145

صحابہؓ کا ایثار اور خدمت خلق

اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ہی گھر تیار کر رکھے تھے اور ایمان کو (دلوں میں) جگہ دی تھی وہ ان سے محبت کرتے تھے جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئے اور اپنے سینوں میں اس کی کچھ حاجت نہیں پاتے تھے جو ان (مہاجروں) کو دیا گیا اور خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود مقدمات کے سلسلہ میں گورداسپور میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ بابا ہدایت اللہ صاحب جو پنجابی کے بڑے مشہور شاعر تھے۔ انہوں نے واپس جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے ان کو فرمایا آپ جا کر کیا کریں گے۔ اگر کوئی تکلیف ہو تو بتا دو۔ اس کا انتظام کر دیا جائے۔ پھر اس کے بعد عام طور پر آپ نے جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔ چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کسی کی ضرورت کا علم نہ ہو۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ جس شے کی اسے ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے اور اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے اور بابا ہدایت اللہ صاحب کو مولوی سید سرور شاہ صاحب کے سپرد کر دیا کہ آپ ان کی ضروریات اور آرام کا لحاظ رکھیں۔

(الحکم قادیان 7 مارچ 1940ء)

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب روایت کرتے ہیں:۔

ایک جلسہ سالانہ پر منشی غلام محمد صاحب کاتب میرے پاس آئے اور انہوں نے چاول مانگے۔ حضرت اقدس منشی غلام محمد صاحب کی بڑی ناز برداری فرمایا کرتے تھے وہ میرے دوست اور محسن تھے۔ میں نے ان کو سمجھایا اور انکار کر دیا۔ مگر وہ خوشنویس ہونے کی وجہ سے حضرت صاحب کے منظور نظر تھے۔ وہ میرے انکار کے باوجود مجھے مجبور کرنے لگے تب میں نے ان کو کہا کہ حضرت اقدس سے اجازت لے لو۔ انہوں نے یہ بات بصد مشکل مانی اور رقعہ لکھا۔ جب حضور کو وہ رقعہ ملا تو حضور نے کھڑکی کھول کر مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

''ان کو چاول پکوا دو'' تب میں نے پکوا دیئے۔ (الحکم قادیان 21 فروری 1935ء)

حضرت مسیح موعود کے قدیمی خادم حضرت حامد علی صاحب حضرت اقدس کے اخلاق کی گواہی دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

مجھے کبھی حضور نے کسی کام کے نہ کرنے پر نہیں جھڑکا اور حالانکہ میں کام میں بہت سست بھی تھا اور اکثر دیر بھی کر دیتا تھا پھر باوجود اس کے جب کبھی باہر جاتے تھے تو مجھے بھی ساتھ لے جاتے حالانکہ بیوی صاحبہ شکایت بھی کرتیں کہ یہ سست ہے مگر آپ فرماتے ہم تو حامد علی کو ہی لے جائیں گے آپ چاہیں تو کسی اور نوکر کو ساتھ لے لیں۔

(بدر 30 نومبر 1911ء)

ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

''تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 70)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

تعارف

سب کچھ تری عطا ہے

(نظمیں، غزلیں، قطعات)

شاعر: خواجہ عبدالمومن صاحب نارووے

ناشر: خواجہ عبدالعزیز صاحب،

عبدالمنعم ناصر صاحب نارووے

طابع: بلیک ایرو پرنٹرز لاہور

ضخامت: 258 صفحات

جماعت احمدیہ میں شاعری کے مزاج کو اگر دیکھا جائے تو یہ ایک خاص مقصد اور بامعنی موضوعات پر مشتمل ہوتی ہے۔ احمدی شعراء کی نظموں اور غزلوں یا کسی بھی صنف میں طبع آزمائی میں معنویت اور مقصدیت کی خوشبو دور سے محسوس ہو جاتی ہے۔ بعض تو صرف الفاظ اور قدرے ثقیل تراکیب استعمال کر کے شعر کہتے ہیں اور کچھ موضوعات پر زیادہ بنا کرتے ہوئے سچی، سیدھی اور ہر خاص و عام کے دل میں اتر جانے والی شاعری کے گل کھلا کر گلزار بنا دیتے ہیں۔ خواجہ عبدالمومن صاحب شعراء کے اس دوسرے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جن کی شاعری کا نمایاں پہلو مقصدیت ہے۔ جذبے کی سرشاری اور لہجے کا سلیقہ پن اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اس شاعر نے اپنے اندر کے درویش کو دریافت کر لیا ہے اور اس زمانے کی سچائی کو اپنا موضوع سخن بنایا ہے۔ خواجہ مومن شاعری کے میدان میں ایک معروف اور معتبر نام ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ روزنامہ الفضل اور دیگر جماعتی رسائل میں چھپنے کی وجہ سے ان کا نام شاعری کے میدان میں جماعتی، علمی و ادبی حلقوں میں اپنی پہچان بناتا چلا گیا۔ خلافت سے بے پناہ محبت اور ارض فضل عمر سے والہانہ عقیدت ان کے باطن کو روشن کرتی ہوئی ان کے اشعار تک آ پہنچی ہے۔ روحانی ذائقوں سے بھرپور واردات قلبی سے مزین رنگا رنگ پھولوں کا گلدستہ ان کے تازہ شعری مجموعے ''سب کچھ تری عطا ہے'' کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ اس کاوش کے ساتھ ہی آپ احمدی شعراء کی پہلی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ آپ کی زبان کی شستگی، صفائی، روانی اور پُرامید نقطہ نظر نے آپ کی شاعری کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ع

اک نعمت عظمٰی ہے یہ انعام خلافت

جیسی کئی نظمیں اپنے اندر بھرپور اور خوبصورت احساس نغمگی لئے ہوئے ہیں۔ ان کا پہلا مجموعہ کلام ''جذبات مومن'' کے نام سے چند سال پہلے منظر عام پر آیا تھا اور اب دوسری کاوش پہلے سے بڑھ کر ہے۔ خوبصورت ٹائٹل اور مضبوط جلد والے اس مجموعہ کلام میں شاعر کی وہ نظمیں، غزلیں اور قطعات شامل ہیں جو انہوں نے گزشتہ آٹھ سال میں لکھے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب میں بیشمار موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ جن میں حمد و نعت، شان مسیح موعود، خلفاء سلسلہ سے محبت و عقیدت کا اظہار، ان کے کامیاب دوروں سے واپسی، دنیا کی مختلف بیوت الذکر کے افتتاح، کچھ بزرگوں کے ذکر خیر، شہدائے احمدیت، خلافت اور اس کی برکات، جلسہ سالانہ، قرآن کریم کی برکات، ارض ربوہ اور افراد ربوہ سے محبت وغیرہ اور پھر آخر پر قطعات اس کتاب کے رنگوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی لیکن بہت ہی اہم باتیں جو دل پر اثر کرتی ہیں، ان کو قطعات میں سمویا گیا ہے۔ اس کتاب کے شاعر رنگ و روپ کی دنیا میں رہتے ہوئے وطن سے میلوں دور بیٹھے اس پاک بستی ربوہ کی محبت کے تذکرے کئے جا رہے ہیں۔ اصل میں وہ اس حق کی ادائیگی میں مصروف ہیں جو اس پاک بستی کا ان پر قرض ہے۔ ان کی شاعری میں جابجا اس کے نقوش نظر آتے ہیں اور اس بستی کی سکونت کو وہ اللہ کا ایک احسان سمجھتے ہیں۔ ؎

مولا کے احسانات مجھے یاد آتے ہیں
وہ قیمتی لمحات مجھے یاد آتے ہیں
خوشبو سے معطر تھی فضا جن کی بدولت
وہ سارے کمالات مجھے یاد آتے ہیں۔
پھل کھائے تھے مومن نے کئی بار جہاں سے
اس بستی کے باغات مجھے یاد آتے ہیں

نظم ''امن کے حصار'' میں سے چند شعر ملاحظہ فرمائیں۔ ؎

ربوہ کی سرزمین کو چوموں گا بار بار
ربوہ کی برکتوں نے ہی بخشا مجھے قرار
زیر زمیں جو سوئی ہیں ربوہ میں ہستیاں
روشن ہیں ان کے نور سے ربوہ کے برگ و بار
علم و عمل کا شہر ہے اور امن کا حصار
جاری ہیں چشمہ فیض کے ربوہ کے ہر کنار

اگر خواجہ صاحب کی غزلوں کی بات کی جائے تو بلاشبہ اس میدان میں آپ کی شعری رفتار اور معیار میں اضافہ ہوا ہے۔ ؎

وہ دن گزر گئے وہ زمانے بدل گئے
دنیا کی کھا کے ٹھوکریں ہم بھی سنبھل گئے
جن پر نثار کرتے تھے ہم الفتوں کے پھول
آیا کچھ ایسا جھونکا ہوا کا پھسل گئے
حرص و ہوس کی دوڑ ہے ایسی لگی ہوئی
جو پیچھے آ رہے تھے وہ آگے نکل گئے
جاتے نہیں خطا کبھی راتوں کے تیر دوست
ہم نے بھی جب وہ تیر چلائے تو چل گئے

گالیاں سن کر دعا دینا جماعت کا مسلک اور احمدی شعراء کا پہناوا ہے۔ ذرا اس غزل کو دیکھیں ؎

کس قدر تو مجھے ستا لے گا
پھر بھی تو مجھ سے بس دعا لے گا
میرے بھائی! نہیں حسد اچھا
گھر تمہارا یہ سب جلا دے گا
تیر میری طرف جو پھینکو گے
اس کے شر سے خدا بچا لے گا
حبس بڑھتا گیا اگر یونہی
مولا ٹھنڈی ہوا چلا دے گا

ان کی شاعری کی قبولیت نصیبوں کی بات ہے۔ انہوں نے قاری کو صاف اور شفاف منظر دکھائے ہیں اور اپنے دل کی من وعن تصویر قاری کے ذہن و نظر میں اتار دی ہے۔ اللہ کرے خواجہ عبدالمومن صاحب کا قلم یونہی رواں رہے اور ان کی عقیدتیں اور محبتیں اہل ایمان کے دلوں میں سوز و گداز پیدا کر کے انہیں ایک ہی آستانے پر جھکائے رکھیں۔

(ایف۔ شمس)

غزل

ہیں اس کی محبت میں سب اپنی مناجاتیں
جس نے ہمیں بخشی ہیں خوشیوں کی یہ شبراتیں

ہم اپنے مقدر پر فرحاں بھی ہیں نازاں بھی
حاصل ہیں ہمیں ہر پل اس پیار کی سوغاتیں

بخشے ہیں سکینت کے یہ لیل و نہار اس نے
سب اپنے حسیں دن ہیں چاہت بھری سب راتیں

رہتے ہیں یوں ہی ہم تو دن رات اجالوں میں
ہم پر تو برستی ہیں اس نور کی برساتیں

اس کی ہی محبت کے ہر لب پہ ترانے ہیں
جس حسن کی ہوتی ہیں افلاک پہ بھی باتیں

ان چاند ستاروں سے ہم کو نہیں کچھ لینا
ملتی رہیں بس ہم کو اس حسن کی خیراتیں

عبدالصمد قریشی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

12

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

خطبہ جمعہ اور طلباء سے ملاقات میں حضور انور کی طلباء کو مفید ہدایات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

یکم جون 2012ء

صبح چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے 37ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا اور یہ دوسرا ایسا جلسہ تھا جو ایک نئی جگہ Karlsruhe Messe Kongrence میں منعقد ہو رہا تھا۔

دوپہر ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب کے لئے جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان ایک کھلے لان میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ لوائے احمدیت لہرانے کے دوران احباب جماعت ربنا تقبل منا کی دعا مسلسل پڑھتے رہے۔ بعد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔

خطبہ جمعہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح ہوا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الحمد للہ آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس سال جلسے کی انتظامیہ نے گزشتہ سال کی کمیوں کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ بہتری پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس میں سب سے پہلے تو آواز تھی آج پتہ لگے گا کہ اس میں کس حد تک بہتری ہوئی ہے؟ گزشتہ سال یہاں Karlsruhe کے اس ہال میں پہلا جلسہ تھا اس لئے ظاہر ہے بعض مشکلات یا کمیاں جو کہ نئی جگہ پیدا ہوتی ہیں، ہوئیں اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر انتظامیہ پر بہت زیادہ انگلیاں اٹھائی جائیں یا اعتراض کیا جائے۔ ہاں ایک صورت میں انتظامیہ قابل اعتراض ہوسکتی تھی اگر وہ اپنی غلطیوں اور کمیوں کی طرف توجہ نہ دیتی اور اصلاح کی کوشش نہ کرتی۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا انتظامیہ نے اپنی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے بعض کمیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح اخراجات جو گزشتہ سال بعض غلط اندازوں اور نئی جگہ کی وجہ سے زیادہ ہوگئے تھے ان میں بھی کمی کی کوشش کی ہے۔ لیکن ابھی بھی یقیناً اصلاح کی گنجائش اور بہتری کی گنجائش موجود ہے جس پر انتظامیہ کو نظر رکھنی چاہئے کہ ترقی کرنے والی قومیں تجربات سے فائدہ اٹھا کر آگے بڑھتی ہیں اور ترقی کرتی ہیں، بعض دفعہ اپنے تجربات سے اور بعض دفعہ دوسروں کے تجربات سے اور ہر اچھا مشورہ اور ہر اچھی چیز اپنانے کی کوشش کرتی ہیں اور یہی بات ہمیں ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے کہ ہر اچھی اور حکمت کی بات مومن کی گمشدہ میراث ہے یہ جہاں سے بھی ملے اس کو لے لو کہ اسی میں روحانی اور مادی ترقی کا راز مضمر ہے۔

حضور انور نے فرمایا گزشتہ سال جب میں جرمنی آیا تو میں نے یہی حدیث برلن کے لارڈ میئر یا جو بھی بڑے میئر ہیں وہاں صوبے کے گورنر کا ہی درجہ رکھتے ہیں کے سامنے رکھی تو کہنے لگے کہ اگر یہی تم لوگوں کی تعلیم اور تمہارا عمل ہے تو تم جلد دنیا کو اپنے ساتھ ملا لو گے یا دنیا جیت لو گے۔ ان کے الفاظ کم و بیش یہی مضمون تھا اور انشاء اللہ یہ تو ہونا ہی ہے۔ تو بہرحال اگر ہم ترقی کرنے والی قوم ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر ہمیں اپنی کمزوریوں پر آنکھیں نہیں بند کرلینی چاہئیں بلکہ نظر رکھنی چاہئے اور اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ الفضل شائع ہو چکا ہے۔)

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ سیدہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ دختر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پر مرحومہ کا ذکر خیر فرمایا تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر Live نشر ہوا اور درج ذیل گیارہ زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ ہوا۔ انگلش، جرمن، عربی، فارسی، ترکی، فرنچ، بنگلہ، بلغارین، بوزنین، البانین اور رشین علاوہ جلسہ ریڈیو کے ذریعہ بھی خطبہ جمعہ نشر ہوا۔

طلباء سے ملاقات

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک میٹنگ رکھی گئی تھی۔

آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس میٹنگ میں شرکت کے لئے تشریف لائے، مجموعی طور پر تین صد سے زائد طلباء اس پروگرام میں شامل ہوئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عثمان مجوکہ صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ شعیب مظفر صاحب اور جرمن ترجمہ علی عمران ظفر صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ پہلی لائن میں جو طلباء بیٹھے ہیں وہ پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ باقی طلباء ماسٹرز اور بیچلر Bachelor کر رہے ہیں۔

بائیو انجینئرنگ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Bio Engineering میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس کا Topic (مضمون) Biomolecules کی Extruction ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس سے انسانوں کو کیا فائدہ ہوگا۔ جس پر طالبعلم نے بتایا کہ اسے میڈیکل میں استعمال کر سکتے ہیں۔

طالبعلم نے درخواست کی حضور انور Agriculture کے حوالہ سے راہنمائی فرمائیں کہ کوئی ایسی چیز ہو جسے Extract کر سکیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جنہیں Extract کر سکتے ہیں۔ سبزیوں میں اگر لینا ہے تو کر لیے پر ریسرچ کرو۔ اس طرح بہت سے پودے نکل آئے ہیں۔ یہ تو آپ لوگ ریسرچ کریں اور مجھے بتائیں۔ لیکن بہرحال بہت سی ایسی سبزیاں ہیں اور دیگر پودے ہیں جن میں آپ ریسرچ کر سکتے ہیں۔ پھر بعض Medicinal Plants ہیں اور بعض دوسرے پودے ہیں ان کو دیکھیں کہ کون کون سے ہیں۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ریسرچ کے بعد یہ پودے خوراک کا حصہ بن جائیں بغیر اس کے کہ مستقل Treatment ہوتی رہے۔ بعض Recommended کھانے ہوں جس کو کھانے سے آپ مریضوں کو Treat کر سکیں۔ جس طرح لوگ بتاتے رہتے ہیں۔ مثلاً کسی نے مجھے کہا اور میں نے آزمایا بھی ہے لوگوں پر کہ اگر صبح صبح اٹھ کر خالی پیٹ شوگر کا مریض چار گلاس پانی پی لے تو اس کی شوگر کافی کنٹرول ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کے بعض طریق ہوتے ہیں جن کے ذریعہ علاج کیا جاسکتا ہے۔

ایک دوسرے طالبعلم نے بتایا کہ وہ فزکس میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس کا مضمون ڈائمنڈز (Diamonds) میں Nitrogen-Vacancy Center کے بارہ میں ہے۔ طالبعلم نے بتایا کہ ڈائمنڈز جس Atom (ایٹم) سے بنتے ہیں اس میں کچھ Defects ہوتے ہیں اور وہ ڈائمنڈ کو Scan کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ کس جگہ پر نائٹروجن ویکنسی سنٹر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا فائدہ کیا ہوگا اس پر طالبعلم نے بتایا کہ ابھی ریسرچ ہو رہی ہے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ریسرچ کے بعد پتہ چلے گا کہ اس کا فائدہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ میڈیکل میں Ph.D. کر رہا ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ پانچ سال پڑھائی پوری کر لی ہے اب ہاؤس جاب (House Job) کر رہا ہوں اور ساتھ Ph.D. کر رہا ہوں۔ لیکن ابھی Medicine، ڈاکٹر کی ڈگری نہیں ملی۔ لیکن میرا ارادہ ہے کہ میڈیکل کی ڈگری کے ساتھ جلد Ph.D. کی ڈگری بھی مل جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یو۔کے میں تو یہ ہوتا ہے کہ تیسرے، چوتھے سال کے بعد Ph.D. ہو جاتی ہے تو پھر ایک سال اس کو Grace کا مل جاتا ہے اور پھر آپ بعد میں میڈیسن (Medicine) کر لیتے ہیں۔ اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ جرمنی میں Ph.D. کے لئے اسی وقت اپلائی کر سکتے ہیں

جب میڈیکل کی ڈگری مل جائے۔

ڈرماٹالوجی میں ریسرچ

طالبعلم نے بتایا کہ وہ Dermatology میں Ph.D. کررہا ہے اور اس بارہ میں تجربات کررہے ہیں کہ سکن کینسر کے Cells کو مارسکیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے اس کو بڑھا کر نکالیں گے۔ اس پر طالبعلم نے عرض کیا۔ ایسا ہی ہے سکن کے اوپر جو کینسر ہے اس کو بڑھایا ہے پھر اس کا علاج کریں گے۔ ہم ایک نیا راستہ کھول رہے ہیں جس سے سکن کینسر کا زیادہ آسانی سے علاج کیا جاسکے۔

حضور انور نے فرمایا اب ہومیوپیتھی کے طریق پر آگئے ہیں۔ پہلے ہر چیز کو نکالتی ہے اور پھر Treat کرتی ہے۔

سکن کینسر کے علاج کے لئے ادویات کے استعمال کے بارہ میں حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ Chemotherapeutic دوائیاں استعمال ہو رہی ہیں اور کچھ ایسی بھی ہیں جن کے بارہ میں ابھی تجربہ نہیں کیا گیا۔

سکن کے علاج کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا یہاں Wiesbaden میں گرم پانی کے چشمے ہیں، غسل خانے بھی بنے ہوئے ہیں۔ جہاں لوگ نہانے کے لئے بھی جاتے ہیں۔ اس پانی کے Trace Elements اور Major Elements بھی اس سکن کینسر کے Treatment کے لئے بہت اچھے ہیں۔ کبھی ان چیزوں پر بھی ریسرچ کرنی چاہئے کہ ان سے کیا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

ایگریکلچر میں ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Agriculture میں Ph.D. کررہا ہے، حضور انور نے فرمایا Agriculture تو بڑا Vast فیلڈ ہے۔ کس چیز میں پی ایچ ڈی کررہے ہیں۔ اس پر طالبعلم نے بتایا کہ Climate Change Impact On Agriculture کے بارہ میں کررہا ہوں۔ قبل ازیں Agriculture Economics میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔

طالبعلم نے بتایا کہ تین چار سال قبل پاکستان گیا تھا۔ وہاں Climate کانفرنس پر Environment منسٹر سے بات ہوئی تھی تو دلچسپی بڑھی اور اب پاکستان کے Climate Change کے حوالہ سے ریسرچ کررہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا یہ ریسرچ کررہے ہو کہ پاکستانی لیڈرشپ کس طرح اپنی اکانومی کو برباد کررہی ہے اور لیڈر کتنے کتنے پرسنٹ شیئر لیتے ہیں۔

طالبعلم نے بتایا کہ اس لئے دلچسپی بڑھی تھی کہ پاکستان غریب ملک ہے اس کے پاس ذرائع نہیں ہیں تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ذرائع کیوں نہیں ہیں۔ ان میں جو بے ایمانی ہے پہلے کہو کہ وہ دور کریں اور جو لیڈرشپ ہے اس کو پہلے ایماندار بنائیں۔ پاکستان میں ہر طرح کا Climate ہے اور ہر طرح کی Topography ہے۔ سارا کچھ تو ان لوگوں نے تباہ کردیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا سوال یہ ہے کہ جو اتنا Forest تھا۔ راولپنڈی سے مری کی طرف جاتے ہوئے ذرا سا آگے نکلتے تھے تو جنگل شروع ہوجاتا تھا جس کی وجہ سے اس زمانے میں اچھا موسم بھی ہوجاتا تھا تو اب آپ سومیل بھی آگے چلے جائیں تو پہاڑیاں درختوں سے خالی نظر آتی ہیں۔ انہوں نے درخت کاٹ لئے ہیں۔ جہاں درخت اگتا ہے اس کو کاٹ دیتے ہیں۔ جو جنگل ہیں سب کٹ چکے ہیں۔ جو بڑے منسٹرز ہیں یہ کمیشن لے کر ٹھیکہ دیئے جاتے ہیں اور کھائی چلے جارہے ہیں۔ پاکستان کو لوٹتے چلے جارہے ہیں۔ اب نہریں ہیں ان کا کوئی نظام نہیں ہے۔ وہی نہریں جو انگریزوں کے زمانے میں بنائی گئی تھیں۔ ان سے بڑے وسیع علاقے سیراب ہوتے تھے اب ان سے دس فیصد علاقے بھی سیراب نہیں ہوتے۔ پھر بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے دریاؤں میں پانی بھی نہیں آتا۔ جب سیلاب آتے ہیں تو پانی سٹور کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہے اور سارا پانی آگے نکل جاتا ہے۔ جو ڈیم ہیں ان میں Capacity نہیں رہی۔ ان کی صفائی کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ Agriculture کے اوپر ان کو پوری توجہ نہیں رہی تو منسٹر صاحب نے کیا Climate Change کرنا ہے۔

طالبعلم نے بتایا کہ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ پچاس سال میں پاکستان کے پاس کچھ نہیں ہوگا اور پچاس سال بعد ٹمپریچر اس طرح تبدیل ہوگا کہ اکانومی بالکل ختم ہوجائے گی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بڑے پُرامید ہیں کہ پچاس سال بعد کچھ نہیں ہوگا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ دس سال بعد کچھ نہیں ہوگا۔ پھر کہتے ہیں کہ پچاس سال بعد اکانومی ختم ہوجائے گی۔ حضور انور نے فرمایا ختم تو وہ چیز ہوتی ہے جو موجود ہے اکانومی تو ہے ہی نہیں۔ ان کا مطلب شاید یہ ہو کہ جو میں ملک کی اکانومی کی لوٹ مار کررہا ہوں۔ اس کے امکانات کم ہوجائیں گے اور میرے بچوں کو لوٹ مار کا موقع نہیں ملے گا۔

حضور انور نے فرمایا اگر انہیں کچھ کہنا ہے تو یہ کہو کہ جو بے ایمانی ہے اور خیانت ہے اس کو چھوڑیں اور جس طرح جنگل پہلے پہاڑوں پر ہوتے تھے ان کو دوبارہ لگائیں اور سیلاب کے پانی کو سنبھالنے کا انتظام کریں۔ پنجاب کے بہت سارے علاقے ایسے ہیں جہاں پلاننگ کرکے درخت لگائے جاسکتے ہیں مختلف فصلیں اگائی جاسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ابھی بھی پاکستان کی اگر ان لوگوں سے جان چھوٹ جائے تو پاکستان میں ابھی بھی بہت کچھ ہے۔ لیکن اگر یہ اور رہے تو پچاس سال تو بڑی پُرامیدی والی بات ہے یہ دس سال میں ہی سب کچھ ختم کردیں گے۔

زیبرافش پر تحقیق

ایک طالبعلم نے حضور انور کو بتایا کہ وہ Zebra Fish پر ریسرچ کررہا ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ Zebra Fish اپنے جسم کی ہر چیز کو Regenerate کرسکتی ہے۔ طالبعلم نے مزید بتایا کہ وہ Structure Biology میں Ph.D. کررہا ہے اور اس میں ہم پروٹین کے Structure کے بارہ میں علم حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں۔ جس میں بہت مشکلات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ ریسرچ بیماری کی تشخیص کرنے اور پھر مزید دوائیاں بنانے میں تمہیں مدد دے گی۔ طالبعلم نے بتایا کہ یہ دوائی بہت ہی خاص ہوگی کیونکہ ہم پروٹین کے سٹرکچر کو دیکھ کر دوائی بنارہے ہیں ابھی ریسرچ کی ابتداء ہے اور طلباء کا ایک گروپ ہے جو یہ ریسرچ کررہا ہے اور اس ریسرچ پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ سوئٹزرلینڈ میں Pharmaceutical Industries اور گورنمنٹ اسے سپانسر کررہی ہے۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ سویڈن سے ہے اور اس کی فیلڈ Virtual Manufacturing ہے اور وہ اس بارہ میں ریسرچ کررہا ہے کہ وہ ایسی Settings بناتا ہے جن سے لوگوں کو بتایا جاسکے کہ کونسا فیصلہ Manufacturing لائن کے لئے فائدہ مند ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ یہ دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں کو کس طرح Exploit کیا جائے، کس طرح لوٹا جائے۔ یہاں اکانومی پہلے ہی نیچے جارہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تھوڑے Cost پر Maximum Satisfaction آپ کس طرح Customer کو دے سکتے ہیں۔ خلاصہ تو اس کا یہی ہوا۔

کینسر پر ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Medicine میں Ph.D. کررہا ہے اور Bone کینسر پر ریسرچ کررہا ہے۔ یہ ریسرچ کررہے ہیں کہ اس کو کس طرح آپریشن سے بچایا جاسکے اور Treat کیا جاسکے۔

طالبعلم نے بتایا کہ 1950ء میں ایک دوائی استعمال ہوتی تھی۔ لیکن اس وقت مسائل پیدا ہوئے اور حاملہ عورتوں کے بچے معذور پیدا ہوئے۔ اس دوائی کے بہت زیادہ Side Effects تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یہ دوائی Bone کینسر کے لئے فائدہ مند ہے۔ اس بات پر ریسرچ کررہے ہیں کہ اس کے Side Effects سے کس طرح بچا جاسکتا ہے اور یہ کس طرح Bone کینسر میں فائدہ دے سکتی ہے۔

ونڈ انرجی پر ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ آجکل Wind Energy پر پراجیکٹ کررہا ہے کہ Wind Tribune کس طرح ایک گھر کے لئے فائدہ مند ہوسکتا ہے۔

طالبعلم نے بتایا کہ یہ Developed Countries اکثر پندرہ سال کے بعد یہ Wind Tribune بدل لیتے ہیں۔ لیکن یہ ابھی کام کی ہوتی ہیں اور دنیا کے تیسرے ممالک کے لئے انہیں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایک پلانٹ ایک کلوواٹ سے لے کر چھ میگاواٹ تک ہوتا ہے اور جو Tribune یہاں استعمال ہو رہی ہیں وہ دو میگاواٹ تک کی ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اس پر ریسرچ کریں کہ کہاں کہاں سے ملتی ہیں اور کتنے کی ملتی ہیں۔ اگر سستی مل جائیں تو افریقہ میں ایسی جگہوں پر بھجوائی جاسکتی ہیں جہاں ہوا چلتی رہتی ہے۔ یہ نہیں کہ ہم زیادہ رقم خرچ کرکے بھجوائیں۔ ہمیں سولر انرجی سستی مل رہی ہے۔ ہم نے سولر پینل لگوائے ہیں۔ ہم نے افریقہ میں ماڈل ولیج بنائے ہیں۔ ایک بن گیا ہے اور مختلف ممالک میں چار پانچ اور بن رہے ہیں۔ یہاں سولر انرجی ہی استعمال ہو رہی ہے۔ وہاں Street Lights بھی دی ہے، کمیونٹی سنٹر بنایا ہے اس میں بھی لائٹ دی ہے۔ بیت الذکر میں بھی لائٹ دی ہے اور TV بھی چل رہا ہے۔ پھر Green House بنائے ہیں۔ گاؤں والوں کو سبزیاں سپلائی کرنے کے لئے سارا پانی اسی سولر انرجی کے ذریعہ آرہا ہے۔ گاؤں میں Top Water بھی اسی انرجی کے ذریعہ آرہا ہے۔ سودوسو گھروں کا یہ پراجیکٹ ہمیں پچاس ہزار پاؤنڈ میں پڑا ہے۔ تو اس طرح اگر یہ Wind Tribune 10 سے 15 ہزار یورو میں مل جائے تو پھر ٹھیک ہے۔ احمدی انجینئرز کو یہ کرنا چاہئے اور نئے بنا کردیں۔ ایسا بنائیں جو ہمیں 5 سے 10 کلوواٹ بجلی دے سکیں۔

یوروکرائسز

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ یورو کا Crisis چل رہا ہے تو حضور کی اس بارہ میں کوئی

Prediction ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ Prediction تو اللہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن اگر کچھ ملک نہ پیچھے ہٹے اور اگر نہ جھڑے جو انہوں نے بے انتہاء شامل کر لئے ہیں۔ دس سے شروع ہوئے تھے اور 27 تک پہنچ گئے ہیں اور پھر پالیسی کوئی نہیں ہے تو اس طرح تو یہ کرائسز بڑھے گا۔ ایک کرنسی رکھنی ہے تو پالیسی بھی ایک ہی ہونی چاہئے۔ امریکہ نے اگر ڈالر رکھا ہوا ہے تو اپنی 52 سٹیٹس کی ایک ہی اکنامک پالیسی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ امریکہ نے یورپ کو ایک کرنسی پر رہنے نہیں دینا کیونکہ ڈالر کے مقابلہ پر یورو یونٹ ہو جاتا ہے وہ امریکہ کو برداشت نہیں ہے۔ اس لئے یہ صرف اکنامک کرائسز نہیں ہے بلکہ پولیٹیکل ایشو بھی ہے اور سازش بھی ہے۔

طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پروگرام سوا نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجکر پینتالیس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

ماں جیسی ہمدردی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہئے اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پروا نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اس لئے اس سے بچتے رہو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا خلق کرنا بھی ایک موت ہے۔ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو توں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے۔ میں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے دے تو صبر کر کے خاموش ہو رہے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 69)

رپورٹ: مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ لاس اینجلس

امریکہ کی مغربی ساحل کی جماعتوں کی سرگرمیاں

ریڈیو پروگرامز

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیت الحمید کے نزدیکی مضافات میں دو شہروں میں الگ الگ ریڈیو پروگرامز ہو رہے ہیں۔ ایک جگہ ہر منگل کی صبح کو 9:30 بجے سے 10 بجے تک اور دوسرے شہر میں ہر ہفتہ کے دن صبح 10:30 سے 11 بجے تک۔ ان پروگراموں میں دین حق کی تعلیم کو بیان کرنے کا موقع ملتا ہے۔ سب سے پہلے ہم حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ 10 منٹ میں پیش کرتے ہیں پھر قرآنی تعلیمات اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ مبارکہ سے کچھ باتیں اور احمدیت کی کیا تعلیم ہے؟ حضرت مسیح موعود کا مشن اور جماعت احمدیہ کی کارکردگی کا ذکر ہوتا ہے۔ یہ پروگرامز Live ہوتے ہیں اور لوگ سوال بھی کرتے ہیں جس کے جواب بھی دیے جاتے ہیں۔ خاکسار کی معاونت ریڈیو پروگراموں میں مکرم عمران جٹالہ صاحب اور مکرم عبد الغفار صاحب امریکن کرتے ہیں۔

چرچوں کا وزٹ

ہمارے یہاں پر ایک چرچ ہے خاکسار نے متعدد مرتبہ فون پر ان کے پادری صاحب سے بات کرنے کی کوشش کی۔ (یہ چرچ اپنے تعصب کی وجہ سے علاقہ میں مشہور ہے)۔ پادری صاحب کے سیکرٹری نے ہر مرتبہ یہی کہا کہ وہ نہیں ہیں۔ ایک دن سوچا کہ چلو خود مل کر آتا ہوں کہ یہ ہمارے ہمسائے میں ہیں۔ مگر دین حق کے خلاف ان کے دل میں اتنا تعصب بھرا ہوا ہے کہ انہوں نے ملنے سے ہی انکار کر دیا۔ ان حالات کے پیش نظر خاکسار ارد گرد کے چرچوں میں پادریوں سے جا کر خود ملتا ہے اور ان کے ساتھ سوال و جواب ہوتے ہیں۔ بعض جگہ تو عوام الناس کے اندر بھی اتنا تعصب ہے کہ جب انہیں بیت الذکر آنے کی دعوت دی جائے اور پادری خواہ دعوت قبول بھی کر لیں مگر ان کے لوگ انہیں منع کرتے ہیں کہ نہ جاؤ اور پھر تھوڑے تھوڑے لوگ جب وزٹ کے لیے آتے ہیں اور واپس جا کر اپنے دوسرے لوگوں کو جب بیت الذکر کے بارہ میں اور ہمارے بارہ میں بتاتے ہیں تو پھر جا کر ان کا دل کچھ مطمئن ہوتا ہے۔ اس طرح پر خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے چرچوں میں جا کر دین حق کے بارہ میں غلط فہمیاں دور کرنے کا موقع ملا ہے اور انہیں بیت الذکر آنے کی دعوت بھی دی گئی اور تقاریر کے علاوہ سوال وجواب بھی بہت دلچسپ ہوتے ہیں اور پھر انہیں لٹریچر دیا جاتا ہے۔ اور جب یہ لوگ انٹر فیتھ کرتے ہیں تو ہمیں بھی دعوت دیتے ہیں۔

پاکستانی اخبارات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ہفتہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا **خطبہ جمعہ کا خلاصہ** شائع ہوتا ہے۔ ان اخبارات میں پاکستان ایکسپریس اور نیویارک عوام شامل ہیں۔ گزشتہ ماہ ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود کے لیکچر لاہور سے یہ عبارت شائع کی:

''وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہو گئی ہے اُس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں اُن کو ظاہر کر دوں۔ .... اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اَب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔''

عربی اخبارات

دو عربی اخباروں ''الانتشار العربی'' اور ''الاخبار'' میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کے خطبات جمعہ کا خلاصہ شائع ہوتا ہے۔ ہر دو ایڈیٹر فاطمہ عطیہ صاحبہ اور سام سبا ہیں جو جماعت کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے ہیں اور اپنے اخبارات کے عربی اور انگریزی سیکشن میں خبریں بھی دیتے ہیں اور ہمارے مضامین بھی شائع کرتے ہیں۔ محترمہ فاطمہ عطیہ الانتشار العربی اخبار چلاتی ہیں۔ گزشتہ چار پانچ سال سے ان کے ساتھ ہمارے تعلقات ہیں۔ جب انہوں نے خطبہ جمعہ کا خلاصہ اپنے اخبار میں شائع کرنا شروع کیا تو مقامی طور پر عرب مسلمانوں اور دیگر لوگوں نے ان کی مخالفت کی۔ جس کی انہوں نے بالکل کوئی پرواہ نہ کی اور تحدی سے کہا کہ ان کے روحانی پیشوا کے خطبات اور تعلیمات کا میں خود مطالعہ کرتی ہوں اور اخبار میں شائع کرتی ہوں۔ اس میں کوئی خلاف شریعت بات نہیں۔ ایڈیٹر کی اس جرأت کی وجہ سے انہوں نے مخالفت ختم کر دی۔ یہ بیت الذکر میں بھی تشریف لائیں اور جماعت کے عقائد کے بارہ میں خاکسار سے مزید سوالات کئے جن کے جواب دیے گئے۔ اور اپنے بچوں کے لیے ہم سے قرآن مجید لے کر گئیں۔ نیز کچھ اور کتب بھی جماعتی عقائد کے بارہ میں حاصل کیں۔

انگریزی اخبارات

اس ملک میں مذہبی آزادی ہے اور صحافت بھی آزاد ہے۔ اگر تعصب ہو بھی تب بھی یہ ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ میڈیا میں اگرچہ تعصب ضرور پایا جاتا ہے لیکن تعلقات استوار ہونے پر سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اصل بات جو میں سمجھ سکا ہوں کہ ہمیں دوسروں کی غلط فہمیوں کو بھی دور کرنے کا پروگرام بنانا چاہئے اور اس کے لئے بار بار ان لوگوں سے ملنا ان کے سوالات کے جواب دینا اور جماعتی خدمات اور دینی تعلیمات کو ان کے سامنے رکھنا چاہئے۔ یہاں انگریزی کے اخبارات میں بھی خاکسار مضامین لکھتا ہے۔ شروع شروع میں تو انہوں نے سرد مہری دکھائی لیکن جب خاکسار ان سے جا کر ملا اور ان کے سامنے دینی تعلیمات بیان کیں تو اللہ کے فضل سے اچھا اثر ہوا اور گزشتہ چھ سات سالوں سے یہاں کے انگریزی اخبارات میں ہماری خبریں اور مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ۔

''ڈیلی بلیٹن'' دوسرا بڑا اخبار ہے اس کا مذہبی سیکشن ہر ہفتہ کسی پادری یا کسی مذہبی لیڈر کا مضمون اپنے اپنے مذہب کے بارہ میں شائع کرتا ہے۔ میں جب بھی مضمون بھجواتا تو وہ ردی کی ٹوکری میں چلا جاتا۔ خاکسار نے سوچا کہ انہیں جا کر ملنا چاہئے چنانچہ بڑی مشکل سے ملاقات کا وقت مجھے ملا اور وہ ہمارا مضمون شائع کرنے پر رضامند ہو گئے۔ اب ہر ماہ ایک مضمون ہمارا بھی دین حق کے متعلق شائع کرتے ہیں۔

اداریہ والے صفحہ پر بھی مہینہ میں ایک مضمون ہمارا اللہ تعالیٰ کے فضل سے آتا ہے اور جماعتی خبریں بھی ان اخبارات میں شائع ہوتی ہیں۔ انگریزی اخبارات میں ڈیلی بلیٹن کے علاوہ ''دی سن''، ''وکٹر ول ڈیلی پریس'' انڈیا ویسٹ، ویسٹ سائیڈ سٹوری، انڈیا پوسٹ، چینو چیمپیئن وغیرہ اخبارات شامل ہیں۔

Mont Clair College کے ایک پروفیسر نے خاکسار کو اپنی ایک کلاس میں احمدیت کے بارہ میں معلومات مہیا کرنے کے بارہ میں ایک تقریر کے لئے دعوت دی۔ یہ پروفیسر ایرانی ہیں اور ہم سے اچھا تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی کلاس میں خاکسار مکرم عبد الغفار صاحب امریکن احمدی کو ساتھ لے کر گیا۔ اس کلاس میں ترکش، شامی اور ایفرو امریکن مسلمان تھے۔ ان کے علاوہ باقی سب غیر تھے۔ خاکسار نے قریباً 20 منٹ تک احمدیت کا تعارف کرایا اور پھر سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ سوال زیادہ تر مسلمان طلباء نے ہی کئے۔

اہل سنت کی مسجد کی تعمیر اور جماعتی مدد

ہماری بیت الذکر کے قریب ہی ایک میل

کے فاصلہ پر اہل سنت والجماعت والے مسجد بنا رہے ہیں۔ ان کی شدید مخالفت ہو رہی ہے۔ ایک چرچ والے ان کی مدد کر رہے ہیں۔ چرچ کے ایک لیڈر Mr. Ken نے خاکسار کو بھی دعوت دی کہ جس طرح بھی بن پڑے ان کی مدد کریں۔ اس میٹنگ کا چرچ ہی میں اہتمام کیا گیا تھا جہاں مسلمانوں کے لیڈر اور مخالفین سب موجود تھے۔ خاکسار کو اس موقع پر ان کی سپورٹ میں مدد کرنے کے لیے تقریر کا کہا گیا تھا۔ خاکسار تقریباً 10 احمدیوں کو ساتھ لے کر نماز عشاء کے بعد میٹنگ کے مقام پر پہنچا۔ خاکسار نے مذہبی آزادی کے حوالہ سے تقریر کی اور امریکہ میں مذہبی آزادی کو سراہا اور مخالفین سے بھی اس بات کا اظہار کیا کہ وہ اپنے ملک کی اقدار کو زندہ رکھیں اور چھوٹا دل نہ کریں بلکہ حوصلہ مندی دکھاتے ہوئے مخالفت نہ کریں اور لوگوں کو طریق بتایا کہ ان کی بھی پوری پوری تسلی کرائیں اور بتائیں کہ دین حق دہشت گردی کا مذہب نہیں ہے بلکہ اپنے عملی نمونہ سے اس بات کو ان پر واضح کریں اور ان کی غلط فہمیوں کو دور کریں۔ خاکسار کے بعد جتنے بھی سپیکرز آئے سب نے خاکسار کی تقریر کا حوالہ دیا اور شکریہ بھی ادا کیا۔ میٹنگ ختم ہونے کے بعد مسلمان لیڈروں نے خاکسار کو اگلی Hearing پر بھی آنے کی دعوت دی۔ خاکسار انہیں پہلے جانتا بھی نہ تھا۔

اس کے بعد دوسری Hearing کے موقع پر انہوں نے ہمیں پھر فون کیا اور بعض قانونی پہلوؤں کے بارہ میں ہم سے مشورہ کیا۔ ہمارے ایک احمدی نوجوان بھی اس سلسلہ میں ان کی مدد کر رہے ہیں۔

خاکسار نے جہاں بیت الذکر بنی ہے اس موقع پر جا کر ان کے امام اور باقی افراد کو اس بات کی دعوت بھی دی کہ جب تک ان کی مسجد بن نہیں جاتی وہ یہاں ہماری بیت الحمید میں آ کر اپنی نمازیں، نماز جمعہ، بچوں کی کلاسیں وغیرہ لگا سکتے ہیں اس بات کو انہوں نے بہت سراہا۔

ایک بنگالی مسلمان کے گھر جلسہ سیرت النبیؐ

ایک غیر از جماعت بنگالی مسلم نے خاکسار کو فون کیا کہ وہ اپنے گھر میلاد منعقد کرنا چاہتا ہے۔ میں نے بتایا کہ ٹھیک ہے میں اس شرط پر آ سکتا ہوں کہ کوئی غیر شرعی رسم نہ رکھی جائے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ خاکسار 4 احمدی دوستوں کے ساتھ وقت مقررہ پر ان کے گھر پہنچ گیا۔ وہاں پر 35، 40 کے قریب بنگالی بھائی بہن جمع تھے۔ انہوں نے خاکسار کو اس موقع پر تقریر کے لیے کہا۔ خاکسار نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے چند واقعات سنائے جو انہوں نے پسند کیے اور کہنے لگے کہ مزید کچھ کہیں۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جو ایک گھنٹہ سے زائد رہا۔ واپسی پر انہوں نے خاکسار کو 100 ڈالر بھی دیے مگر میں نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم احمدی سیرت رسول ﷺ بیان کرنے کے پیسے نہیں لیتے۔ ان سب کے لیے یہ حیران کن اور پریشان کن بات تھی۔ جب انہوں نے بہت زیادہ اصرار کیا تو خاکسار نے اپنے ایک ساتھی کو کہا کہ یہ رقم لے لیں اور بیت الذکر فنڈ میں جمع کرا کر رسید ان کو بھجوا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ انہوں نے خاکسار کو بعد میں شکریہ کا پیغام بھی بھیجا کہ آپ آئے اور ہمیں رسول اللہ ﷺ کے واقعات سنائے۔

بیت الحمید میں سکول و کالج کے طلباء کی آمد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیت الحمید میں کالجوں سکولوں یونیورسٹیوں اور پرائمری سکول کے طلباء کی آمد کا سلسلہ لگا رہتا ہے۔ اس کی بھی کئی وجوہات ہیں ایک تو یہ کہ یہ بیت الذکر خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت خوبصورت ہے اور سڑک پر سے گزرنے والی ساری ٹریفک کی نظر اس پر پڑتی ہے اس لیے لوگ صرف بیت الذکر کو دیکھنے آتے ہیں۔ بعض اوقات سکولوں اور کالجوں کے بچوں کو پراجیکٹ ملتا ہے اور وہ آ کر تصاویر لینے کے ساتھ ساتھ دین حق پر سوال کرتے ہیں جن کے جواب دیے جاتے ہیں۔ لٹریچر دینے کے ساتھ ساتھ انہیں ایک سی۔ڈی بھی مہیا کی جاتی ہے جس میں قرآن کریم پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

یہودیوں کے معبد میں

گزشتہ دنوں یہودیوں نے اپنے معبد میں Holocoust کا دن بڑے اہتمام سے منایا اور دیگر مذاہب کی شخصیتوں کو بھی دعوت دی کہ وہ بھی اس موقعہ پر آئیں اور شامل ہوں۔ چنانچہ خاکسار کو بھی دعوت دی گئی۔ چند دوستوں کو ساتھ لے کر خاکسار وقت مقررہ پر پہنچ گیا تو انہوں نے لکھی ہوئی تحریر خاکسار کو دی کہ باری آنے پر میں یہ پڑھوں۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ میں یہ تحریر نہیں پڑھوں گا میں تو اس موقع پر اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے قدرے سوچ کر کہا کہ وقت بہت تھوڑا ہے میں نے کہا کہ آپ مجھے تین چار منٹ دے دیں اس سے زائد میں ہرگز نہ لوں گا۔ میں خود اپنا مدعا بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آخر انہوں نے حامی بھر لی۔ اپنی باری پر میں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

ایک انٹرفیتھ میں شمولیت

ایک مسلمان فیملی نے اپنے طور پر لاس اینجلس کے علاقہ میں ایک انٹرفیتھ کیا۔ بظاہر اسے انٹرفیتھ کا نام دیا گیا تھا کیونکہ تمام سپیکر فیملی کے اپنے لوگ اور مارمن چرچ کے لوگ ہی تھے جن کا اس فیملی سے تعلق اور روابط تھے۔ ہمیں بھی دعوت دی گئی تھی۔ اگرچہ ایک تقریر ایک عیسائی پادری نے بھی کی تاہم سب تقاریر کا دھارا اس فیملی کی خدمات کی طرف ہی تھا مذہب کے متعلق کوئی بات نہ تھی۔ خاکسار تو ان میں سے کسی سے بھی متعارف نہ تھا لیکن اس دعوت کو غنیمت جانتے ہوئے کہ لوگوں سے تعارف ہو گا اس میں شامل ہوا تھا تاہم یہ سب لوگ ہماری جماعت اور بیت الحمید کے نام سے اچھی طرح واقف تھے۔ یہاں پر ایک مسلمان لیڈر مکرم مزمل صدیقی صاحب بھی تھے۔ یہ امریکہ میں جانی پہچانی شخصیت ہیں اور مسلمانوں کی ترجمانی کرتے ہیں۔ خاکسار انہیں پہلے بھی مل چکا تھا اس موقع پر بھی ان سے ملا اور اپنا تعارف کرایا۔ انہوں نے بھی اس موقع پر تقریر کی اور اپنی تقریر کے تمام پوائنٹس ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' از حضرت اقدس مسیح موعود سے بیان کیے۔ ان کی تقریر کے اختتام پر خاکسار ان سے دوبارہ ملا اور حضرت اقدس کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی ان کی خدمت میں پیش کی اور عرض کیا کہ آپ کے سارے پوائنٹس اس کتاب سے ہیں میں یہ آپ کو تحفہ میں پیش کرتا ہوں۔

منتظمین اور شاملین میٹنگ کو ہم نے مسلم فار پیس اور قرآن کریم کی سی۔ڈی بھی پیش کی۔ بعض لوگ جنہیں نہ دی گئی تھی وہ خاکسار کے پاس خود پہنچے۔ بہرحال اس طرح ایک انٹرفیتھ میٹنگ میں شمولیت اور احمدیت کا لٹریچر لوگوں تک پہنچانے کی توفیق ملی۔ میٹنگ کے اختتام پر کافی لوگوں نے ہم سے سوالات بھی کیے۔

یو۔کے امن کانفرنس

لندن میں جماعت کی طرف سے جو امن کانفرنس ہوئی تھی اس کی ایک پریس ریلیز بنا کر بھی یہاں مختلف اخبارات کو بھجوائی گئی جس میں انگریزی اخبارات، ٹی وی سٹیشن، ریڈیو سٹیشن تعداد 251، مذہبی لیڈر 151، اردو اخبارات 26 اور پانچ عربی اخبارات شامل ہیں۔

بعض مذہبی لیڈروں نے بذریعہ فون اطلاع دی کہ وہ اس پریس ریلیز کو اپنی ویب سائٹ پر لگا رہے ہیں جس کی اجازت دی گئی۔ ہمارے علاقہ کے ایک اخبار ویسٹ سائڈ سٹوری نے صفحہ 2 پر اس پریس ریلیز کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ جس کی بیک گراؤنڈ میں Peace Symposium لکھا ہوا تھا اور Dove کی تصویر تھی بھی شائع کیا۔

فیئرز اور بک سٹال

ہمارے علاقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف قسم کے Fairs لگتے ہیں جس میں جماعت کا بوتھ او سٹال لگائے جاتے ہیں ان مواقع پر قرآن کریم کی نمائش مختلف زبانوں میں اور قرآن کریم جہاد اور دینی تعلیمات پر مبنی بڑے بڑے پوسٹر بھی لگائے جاتے ہیں جو لوگوں کی توجہ کا مرکز بنتے ہیں۔ قرآن کریم کے تراجم کے علاوہ سلسلہ کی دیگر کتب مختلف زبانوں میں بالخصوص سپینش اور انگریزی میں رکھی جاتی ہیں۔ عربی زبان میں لٹریچر اور کتب نیز ترکش زبان میں بھی رکھا جاتا ہے۔ کالجوں کے پروفیسر طلباء زیادہ تر ان سٹالز پر آتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس موقع پر بعض لوگ کافی سوال بھی کرتے ہیں۔ سوالات میں خاص طور پر عورت کے مقام، جہاد کی صحیح تشریح اور دہشت گردی کے متعلق سوالات ہوتے ہیں جن کے جوابات انہیں دیے جاتے ہیں۔ ان بک سٹالز پر آنے والوں کو لٹریچر اور سی۔ڈی مفت مہیا کی جاتی ہے۔ بعض لوگ یہاں سے انفارمیشن لے کر بعد میں ہم سے رابطہ بھی کرتے ہیں اور بیت بھی وزٹ کرتے ہیں۔

آخر پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں دعوت الی اللہ اور پیغام حق پہنچانے کی توفیق دے۔ آمین

خدا کے بندے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

جن دنوں کلارک کا مقدمہ تھا حضرت مسیح موعود نے اوروں کو دعا کیلئے کہا تو مجھے بھی کہا کہ دعا اور استخارہ کرو میں نے اس وقت رویا میں دیکھا کہ ہمارے گھر کے ارد گرد پہرے لگے ہوئے ہیں۔ میں اندر گیا جہاں سیڑھیاں ہیں وہاں ایک تہہ خانہ ہوتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب کو وہاں کھڑا کر کے آگے اُپلے چن دیئے گئے ہیں اور ان پر مٹی کا تیل ڈال کر کوشش کی جا رہی ہے کہ آگ لگا دیں۔ مگر جب دیا سلائی سے آگ لگاتے ہیں تو آگ نہیں لگتی۔ وہ بار بار آگ لگانے کی کوشش کرتے ہیں مگر کامیاب نہیں ہوتے۔ میں اس سے بہت گھبرایا لیکن جب میں نے اس دروازے کی چوکھٹ کی طرف دیکھا تو وہاں لکھا تھا کہ:۔

''جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان کو کوئی آگ جلا نہیں سکتی''

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 154-153)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ضرورت ٹیچر اور کمپیوٹر آپریٹر

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ربوہ)

۞ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ربوہ میں سیکنڈری کلاسز کیلئے جغرافیہ کی ٹیچر درکار ہے۔ایسی خواتین جنہوں نے بی ایس آنرز اور ایم اے تک تعلیم مکمل کی ہو اپلائی کرسکتی ہیں۔

نیز ادارہ ہذا میں آفس کیلئے کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے۔ایسی خواتین جو M.S Office اور Inpage میں کام کرنے کا تجربہ رکھتی ہوں نیز ٹائپنگ سپیڈ بھی اچھی ہو اپلائی کرسکتی ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ربوہ)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دوست مکرم نسیم احمد صاحب شمس آف فیصل آباد کی والدہ ماجدہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب سہگل رحمٰن پورہ کریم نگر فیصل آباد مورخہ 12 جون کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں بعمر 66 سال تقریباً ڈیڑھ ماہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئیں۔ قبل ازیں آپ کے خاوند کی وفات 11 مارچ 2012ء کو ہوئی آپ نے یہ عرصہ صبر واستقامت سے گزارا۔آپ کی شادی 1961ء میں مکرم نذیر احمد صاحب سہگل کے ساتھ ہوئی۔آپ دونوں کا تعلق مثالی تھا۔ ہمیشہ ایک دوسرے کا خاص خیال رکھتے تھے آپ کا خاندان میں ایک مقام تھا۔قریبی اور دوسرے عزیز رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔آپ کو جوڑوں میں شدید درد کی شکایت تھی۔ہمسائیوں کے ساتھ آپ کے اچھے تعلقات تھے ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہوتی تھیں۔نماز اور روزہ کے پابند احکام شریعت پر عمل کرنے والی جب تک صحت نے اجازت دی روزے رکھتی تھیں بعد میں مستقل انتظام کر کے دوسروں کو باقاعدگی سے روزہ رکھواتی تھیں۔ احمدی اور غیر احمدی بچیوں کو قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔ بیوگان کی بھی خدمت کرتی تھیں۔اپنی اولاد کی تربیت بہت اچھے رنگ میں کی اسی کا نتیجہ ہے کہ آپ کی اولاد اپنے اپنے گھروں میں خوش وخرم زندگی گزار رہی ہے۔آپ کے پسماندگان میں 4 بیٹے مکرم عزیز احمد خالد صاحب آف جرمنی مکرم مظفر احمد ظفر صاحب آف یوکے، مکرم نسیم احمد شمس صاحب فیصل آباد، مکرم نعیم احمد صاحب آف انگلینڈ اور تین بیٹیاں مکرمہ خالدہ فضیلت صاحبہ اہلیہ مکرم احسان اللہ وڑائچ صاحب سانگلہ ہل، مکرمہ مبارکہ فضیلت صاحبہ اہلیہ مکرم نفیس احمد بٹ صاحب آف U.K، مکرمہ شازیہ فضیلت صاحبہ اہلیہ مکرم انیس احمد بٹ صاحب آف U.K یادگار چھوڑی ہیں۔آپ نے 5 پوتے، 9 پوتیاں 2 نواسے اور 8 نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں آپ کی نماز جنازہ پہلے کریم نگر میں ادا کی گئی بعدہ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی میت ربوہ لائی گئی اور مورخہ 13 جون 2012ء کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ظفر احمد صاحب ناصر نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔آپ نے شروع جوانی میں ہی نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی۔ چندہ جات کی ادائیگی اولین وقت میں کرتی تھیں۔محلّہ میں غریب بچیوں کی شادی پر خوش دلی سے خرچ کرتی تھیں اور کسی کو خبر نہ ہونے دیتی تھیں۔غیر از جماعت ہمسائیوں سے بھی آپ کا تعلق بہت اچھا تھا۔ بوقت وفات بہت سے غیر از جماعت افراد اور ان کی فیملی نے گھر آ کر تعزیت کا اظہار کیا۔اسی طرح بہت سے ایسے احباب وخواتین بھی آئے جن کو ان کے گھر والے جانتے بھی نہ تھے۔خلافت احمدیہ کے ساتھ سچا۔اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔خطبہ جمعہ کیلئے کافی پہلے تیار ہوکر T.V کے سامنے بیٹھ جاتیں اور باقیوں کو بھی پابند کرتی تھیں۔احباب جماعت سے خصوصی طور پر مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے نیز دعا کریں کہ مولیٰ کریم ان کی نیکیاں ان کی اولاد میں جاری رکھے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد یعقوب صاحب سابق کارکن نظارت خدمت درویشاں بعمر 80 سال مورخہ 11 مئی 2012ء کو اپنے گھر میں وفات پاگئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 12 مئی کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے صبح 9 بجے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد تدفین قبرستان عام میں عمل میں آئی۔قبر تیار ہونے پر مکرم رانا عبدالغفور خان صاحب سیکرٹری امور خارجہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے دعا کروائی۔آپ خاموش طبع دوسروں کے ہمدرد، نمازوں کے پابند اور ہر ایک کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنے والے تھے کسی کو بھی تکلیف میں دیکھ کر اس کیلئے دعا کرنی شروع کر دیتے تھے۔خلافت احمدیہ سے حقیقی وفا اور محبت کا اظہار کرتے تھے۔آپ کی یادگار آپ کا ایک بیٹا عزیزم محمد سلیمان اور تین بیٹیاں نیز 2 پوتیاں ایک پوتا 5 نواسے اور 4 نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔تمام بچے شادی شدہ اور اپنے اپنے گھروں میں خوش وخرم ہیں۔احباب کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں کو مولیٰ کریم مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا خود حافظ وناصر ہو۔آمین

اعلان داخلہ

۞ COMSATS یونیورسٹی کے کیمپس نے Bachelor's. Master's Ph.D میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔اسلام آباد، لاہور اور ایبٹ آباد کیمپس میں فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14 جولائی 2012ء ہے اور اٹک، وہاڑی، ساہیوال، واہ کینٹ کی آخری تاریخ 23 جولائی 2012ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.ciit.edu.pk وزٹ کریں۔

۞ FAST یونیورسٹی لاہور کیمپس نے Ph.D اکاؤنٹنگ وفنانس، BS ڈیڑھ اور اڑھائی سال BS, BBA.MBA الیکٹریکل انجینئرنگ BS, MS, Ph.D کمپیوٹر سائنس، BS,MS,Ph.D مینجمنٹ سائنسز، میتھ میٹکس MS.Ph.D سافٹ ویئر پراجیکٹ مینجمنٹ MS سول انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 30 جون 2012ء ہے۔اور داخلہ ٹیسٹ 3 اور 10 جولائی 2012ء کو ہوگا۔مزید معلومات کیلئے 042-516 5680-83 اور 128 128 111 پر رابطہ کریں یا www.nu.edu.pk وزٹ کریں۔

۞ MAJU (محمد علی جناح یونیورسٹی) اسلام آباد نے کمپیوٹر سائنسز، مکینیکل انجینئرنگ، الیکٹریکل انجینئرنگ، کمپیوٹر انجینئرنگ، الیکٹرونک انجینئرنگ، MCS(Post B.A/B.Sc)MS فنانس اور اکنامکس بائیو فارمیٹکس BBA,MBA(Regular) انجینئرنگ مینجمنٹ، مینجمنٹ سائنسز، بائیو فارمیٹکس، کمپیوٹر سائنسز، کمپیوٹر انجینئرنگ، الیکٹرونکس انجینئرنگ Ph.D گریجوایٹ پروفیشنل مینجمنٹ سائنسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 جولائی 2012ء ہے اور داخلہ ٹیسٹ کی تمام معلومات یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ مزید معلومات کیلئے 87-87-87-111-051 Ext123,280128 یا 051-2512801 پر رابطہ کریں۔ یا www.jinnah.edu.pk وزٹ کریں۔

۞ UET Taxila نے درج ذیل M.Sc پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔مکینیکل انجینئرنگ سول انجینئرنگ، ٹیلی کام، کمپیوٹر انجینئرنگ، سوفٹ ویئر انجینئرنگ، مینجمنٹ سائنسز، انڈسٹریل انجینئرنگ، الیکٹریکل انجینئرنگ۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 6 جولائی 2012ء ہے۔ اور داخلہ ٹیسٹ 16 جولائی 2012ء کو منعقد ہوگا۔مزید معلومات کیلئے 051-9047447 پر رابطہ کریں۔ یا www.uettaxila.edu.pk وزٹ کریں۔

(نظارت تعلیم)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ڈرمیکسو اینڈ ڈرمو کیور کریم
داغ دھبے، چھائیاں، کیڑا کاٹ جائے، جلد جل جائے
نیز پھلبہری کے آغاز میں بھی مفید
قیمت -/30 روپے
-/15 روپے
طبیبوں کو خصوصی رعایت
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک
رحمت بازار ربوہ رابطہ: 0333-6568240

بریکنگ نیوز
ملکی حالات کے پیش نظر ربوہ میں پہلی بار مکمل سیکیورٹی انشورنس کے ساتھ
پرائم رینٹ اے کار
2012 نیو ماڈل کاریں۔ نہ قطار، نہ انتظار
نمایاں خصوصیات ☆ مسافر کی انشورنس کے ساتھ ☆ مکمل سیکیورٹی نیوی گیشن کے ساتھ
☆ بااخلاق، تجربہ کار ڈرائیور ☆ 24 گھنٹے سروس
رابطہ ربوہ آفس: ربوہ لائنز مین بس سٹاپ
فون: 047-6211222, 6214222 - 0345-7874222

عجائبات عالم

دریائے نیل

دنیا کا سب سے بڑا اور لمبا دریا

دریائے نیل دنیا کا سب سے بڑا دریا ہے۔ اس دریا کا منبع برونڈی (Burundi) میں دریائے کا گیرا کی شاخ ’’لوی رونزو‘‘ (Lavironzo) ہے۔ یہ دریا مشرقی وسطی افریقہ سے شمال کی جانب 6671 کلومیٹر تک بہتا ہے۔ اور پھر جنوب مغرب کی طرف بہتا ہوا جھیل وکٹوریہ میں جا شامل ہوتا ہے۔ اور آخر بحیرہ روم میں جا گرتا ہے۔ یہ 11 لاکھ مربع میل رقبے کو سیراب کرتا ہے۔

دریائے کا گیرا برونڈی کی پہاڑیوں سے بہتا ہوا روانڈا اور تنزانیہ کو عبور کرتا ہے اور پھر وسیع اور گہری جھیل وکٹوریہ میں گر جاتا ہے اور اس سے دریائے نیل صحیح معنوں میں برآمد ہوتا ہے۔ یوگنڈا کا شہر ’’جنجہ‘‘ (Jinja) وہ مقام ہے جہاں دریائے نیل جھیل وکٹوریہ سے نکلتا ہے اس جگہ سے دریا 1312 فٹ چھوڑا ہے۔

جھیل وکٹوریہ کے بعد دریائے نیل کی گزرگاہ کا اکثر حصہ پہاڑی ہے اس لئے جھیل موبوتو تک پہنچتے پہنچتے راستے میں کئی آبشاریں بن جاتی ہیں۔ جھیل موبوتو کے بعد کی گزرگاہ میدانی ہے۔ یہاں دریا پھیل جاتا ہے اور کئی جھیلیں بناتا ہے۔ جھیل نو کے قریب یہ بحرالغزل سے مل جاتا ہے اور یہاں سے لے کر سوڈان کے دارالحکومت خرطوم تک اسے سفید نیل یعنی نیل الابیض کے نام سے پکارتے ہیں۔

خرطوم کے مقام پر سفید نیل ایتھوپیا کے جنوب مشرقی پہاڑوں سے آنے والے معاون دریا نیلا نیل (نیل ازرق) میں ملتا ہے اور یہاں پر دریائے نیل 5905 فٹ کی بلندی پر 1368 کلومیٹر تک بہتا ہے۔

خرطوم سے 200 میل شمال سے کالا نیل (نیل اسود) بھی اس سے آملتا ہے۔ وادی حیفہ سے یہ دریا مصر میں داخل ہوتا ہے۔ یہ دونوں دریا مل کر دریائے نیل کی طغیانی کا باعث بنتے ہیں۔

دریائے اتبارا (کالا نیل) میں شامل ہونے کے بعد دریائے نیل نیوبن کے ریگستان میں 2700 کلومیٹر تک بہتا ہے اور مصر کی سرحد تک پہنچتے ہوئے انگریزی کے حرف (S) کی شکل کا ایک خم بناتا ہے۔

جنوبی مصر میں خرطوم سے اسوان تک دریائے نیل کا پاٹ تنگ ہو جاتا ہے۔ دریائے نیل میں تقریباً ایک ہزار میل تک جہاز رانی ہوسکتی ہے نیل کا ڈیلٹا تقریباً ایک سو میل چوڑا ہے جو بہت زرخیز ہے مصر اور ملحقہ علاقوں کی پیداوار اور خوشحالی کا دار و مدار نیل پر ہے۔ ہر سال اس دریا میں آنے والی طغیانی اپنے ساتھ سرخی مائل سرمئی مٹی کی ایک ایسی تہہ لاتی ہے جو فصلوں کیلئے بڑی زرخیز ہوتی ہے طغیانی کا پانی اترتا ہے تو دور دور کا علاقہ زرخیز ہو جاتا ہے۔

زمانہ قدیم میں لوگ سوال کرتے تھے کہ نیل کا منبع کہاں ہے؟

یکم اپریل 2006ء کو برطانوی و نیوزی لینڈ کے ماہرین نے دریائے نیل کا منبع تلاش کرلیا۔ مصر سے سفر شروع کرنے والے دونوں ممالک کے ماہرین نے 80 دن کی جستجو کے بعد دریائے نیل کا منبع روانڈا میں تلاش کرلیا۔ تین ماہرین نے 80 دن کے طویل سفر کا آغاز مصر میں اس مقام سے شروع کیا جہاں دریائے نیل سمندر میں گرتا ہے۔ یہ ماہرین مصر سے سوڈان، پھر سوڈان سے یوگنڈا اور وہاں سے جھیل وکٹوریہ کراس کرتے ہوئے تنزانیہ پہنچے۔ تاہم انہیں دریائے نیل کا منبع روانڈا میں ملا۔ تین کشتیوں میں سوار ان ماہرین نے 6007 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا اور 5 ملکوں سے گزرے اور روانڈا کے گہرے جنگلات میں دریائے نیل کا منبع تلاش کرلیا۔

خبریں

ربوہ میں لوڈ شیڈنگ اور بجلی کی ٹرپنگ کا سلسلہ بدستور جاری ربوہ میں شدید گرمی اور حبس میں جہاں بدترین اور غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کے سلسلے نے عوام کا جینا دشوار کیا ہوا ہے وہاں بار بار کی ٹرپنگ نے بجلی کے اپلائنسز کو خراب کرنا اور جلانا شروع کر دیا ہے جس کی وجہ سے عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ پر امن اہل ربوہ نے متعلقہ حکام سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

ذہنی صحت۔ باقاعدگی سے بیرونی ورزش خراب ذہنی صحت کے خطرے کو آدھا کر دیتی ہے۔ یہ دعویٰ ایک تحقیقی مطالعہ میں کیا گیا ہے۔ یونیورسٹی آف گلاسگو کے محققین کے مطابق فطری ماحول مثلاً باغوں اور جنگلوں میں مختلف سرگریاں ذہنی تناؤ موڈ اور تھکن پر مثبت اثر ڈالتی ہیں۔ تحقیق سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ غیر فطری ماحول مثلاً جم میں ورزش سے ذہنی صحت کو فائدہ نہیں ہوتا۔ ورزش کہیں بھی کی جائے مفید ہے لیکن فطری ماحول میں ورزش کا براہ راست فائدہ ذہنی صحت کو ہوتا ہے جنگلوں اور پارکس کا ذہن پر گہرا اثر پڑتا ہے اس لئے ڈاکٹروں اور پالیسی سازوں کیلئے پیغام یہ ہے کہ ان جگہوں کا تحفظ کیا جائے اور انہیں فروغ دیا جائے۔

کاروں سے نائٹروجن کے اخراج اور بجلی گھروں سے جنگلی پھولوں کو خطرے کا سامنا کاروں، بجلی گھروں اور زراعت سے خارج ہونے والی نائٹروجن اور آلودگی سے برطانیہ میں جنگلی پھولوں کو خطرہ لاحق ہے، ماہرین نے متنبہ کیا ہے کہ ماحول میں موجود نائٹروجن لینڈ سکیپ کو بہت زیادہ متاثر کر رہا ہے اور اس کی وجہ سے پورے برطانیہ میں پائے جانے والے مختلف پودوں اور گھاس اور جڑی بوٹیوں میں پیدا ہونے والے پھولوں کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے، ماہرین کے مطابق زمینی سطح پر آلودگی سے نہ صرف پودوں کو نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ اس سے جنوبی برطانیہ میں گندم کی پیداوار میں 15 فیصد تک کمی تک ہے۔

امریکی فوج نے نیا خفیہ سیٹلائٹ خلاء میں بھیج دیا امریکی فوج نے نیا خفیہ سیٹلائٹ ایٹلس فائیو راکٹ خلاء میں بھیج دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق امریکی حکام نے کہا ہے کہ ایک انتہائی اعلیٰ خفیہ سیٹلائٹ ایٹلس فائیو راکٹ کو کیپ کینورل سے چھوڑا گیا۔ راکٹ کے بارے میں تفصیلات کو بھی خفیہ رکھا جا رہا ہے۔

غریب بچے اور فاسٹ فوڈ غریب بچوں میں سے صرف 10 فیصد روزانہ فاسٹ فوڈ کی کسی دکان پر جاتے ہیں۔ یہ بات لندن کے ایک تحقیقی سروے میں کہی گئی ہے۔ آن لائن جرنل بی ایم جے اوپن میں شائع ہونے والے ڈیٹا کے مطابق 54 فیصد غریب بچے ہفتے میں دو مرتبہ کسی فاسٹ فوڈ یا ٹیک اوے دکان سے فاسٹ فوڈ خریدتے ہیں۔ مصنفین نے ٹاور ہیملٹس لندن میں رہنے والے 193 طلباء سے فاسٹ فوڈ میں ان کی پسند نا پسند کے بارے میں سوالات کئے۔ وہ ایسے دو سکولوں میں پڑھتے ہیں جن کی لنچ ٹائم میں اوپن گیٹ پالیسی ہے۔ ان میں سے دو تہائی بچوں کو سکول کے مفت کھانوں کی سہولت حاصل ہے۔ ان میں سے ایک تہائی بچے موٹے یا فربہی کا شکار ہیں۔ 70 فیصد بچے سیاہ فام اور آدھے سے زیادہ بچے ایشیائی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں۔ 92 فیصد بچوں نے کہا کہ وہ فاسٹ فوڈ سے کھانا پسند کرتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ان بچوں میں فربہی کا مرض فاسٹ فوڈ کھانے کی وجہ سے ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 22 جون

طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:19

بادی بواسیر کیلئے
تریاق بواسیر
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ
ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0344-7801578

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے
کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری:6215713 گھر:6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل:0332-7063013

FR-10